



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 22-25/AIMS
December 21, 2025

فکر و نظر

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ: وہ مفکر جنہوں نے اسلام کو فکری زوال کے عہد میں ایک انقلابی تحریک میں

ڈھال دیا

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: youth empowerment, Islamic thought, Deobandi, Aligarh movement

Keywords: strategic realignment, Iran, China, Russia, regional security, proxy conflicts

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

ء میں حیدر آباد کن میں پیدا ہوئے، جب برصغیر ہند برطانوی استعمار کے زیر تسلط اور خلافت عثمانیہ زوال پذیر تھی۔ 1903ء میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ مسلمانوں کا سیاسی وجود کمزور، علمی قیادت منتشر اور فکری سمت غیر واضح تھی۔ ایسے میں مودودیؒ ایک ایسی فکری شخصیت کے طور پر ابھرے جنہوں نے اسلام کو محض مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمل تمدنی و سیاسی نظام کے طور پر پیش کیا۔ ان کے افکار نے علی گڑھ تحریک کے جدید رجحانات، دیوبندی مدرسہ

ء میں لاہور سے ان کا 1932 فکری روایت پسندی، اور اقبالؒ کی فکری شاعری کو ایک عملی نظریاتی قالب میں جوڑ کر اسلامی احیاء کی نئی فکری بنیاد رکھی۔
مجلہ ترجمان القرآن منظر عام پر آیا، جو برصغیر کے فکری افق پر اسلامی بیداری کا نیا آغاز تھا۔

محض ایک تفسیر نہیں بلکہ قرآن کو جدید تمدنی، سیاسی اور معاشی مسائل سے مربوط کرنے کی ایک فکری (1942-1972) مودودیؒ کی تفہیم القرآن جدوجہد تھی۔ انہوں نے قرآن کے مضامین کو ایسی زبان اور منطق میں پیش کیا جو جدید تعلیم یافتہ طبقے کے ذہنوں سے ہم آہنگ تھی۔ ان کے نزدیک قرآن کا مقصد محض عبادت یا نجات نہیں، بلکہ عدل اجتماعی، سیاسی نظم، اور معاشرتی اصلاح کا جامع پیغام ہے۔ انہوں نے قرآن کو استعمار، طبقاتی تفریق، اور اخلاقی زوال کے خلاف ایک فکری ہتھیار کے طور پر متعارف کرایا، اور ثابت کیا کہ اسلام انسان کے ہر عمل کے پیچھے ایک اخلاقی مقصد رکھتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب مغربی طاقتیں عالمی نظام پر قابض ہوئیں اور سرمایہ داری، لبرل جمہوریت، اور سوشلسٹ نظریات کو انسانیت کے نجات (1938) دہندہ کے طور پر پیش کیا گیا، مودودیؒ نے ان کی فکری بنیادوں کو چیلنج کیا۔ انہوں نے اپنی تصنیف اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی میں واضح کیا کہ مغرب نے ترقی کے نام پر روحانیت کو قربان کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک مغربی تمدن دراصل جدید جاہلیت ہے، جو انسان کو خالق سے کاٹ کر طاقت اور لذت کے تابع بنا دیتا ہے۔ انہوں نے کارل مارکس، نطشے، اور جان لاک جیسے مغربی مفکرین کے نظریات کا گہرا تجزیہ کیا اور دکھایا کہ انسانی اخلاق اور روحانی توازن کے بغیر کوئی تہذیب پائیدار نہیں رہ سکتی۔

مودودیؒ کے افکار میں اسلامی ریاست کا نظریہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک اسلام محض فرد کی اصلاح نہیں بلکہ اجتماعی عدل اور اخلاقی ء میں لاہور میں انہوں نے جماعت اسلامی قائم کی، جو اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے ایک منظم سیاسی و فکری 1941 حکومت کا تقاضا کرتا ہے۔ پلیٹ فارم بن گئی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ریاست کی کامیابی فوجی طاقت یا قوانین کی سختی سے نہیں بلکہ اخلاقی قوت، عدل، مساوات اور فلاح عامہ کے توہوگا "اسلامی جغرافیہ" قیام سے ممکن ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ اگر یہ ریاست قرآن و سنت کے اصولوں پر قائم نہ ہوئی تو یہ نہیں۔ "اسلامی نظریہ" مگر

(1948) مودودیؒ نے مغربی سرمایہ داری کو حرص اور استحصال کا نظام قرار دیا جبکہ سوشلزم کو فرد کی آزادی کا قاتل۔ انہوں نے اسلام کا اقتصادی نظام میں واضح کیا کہ اسلامی معیشت میں دولت خدا کی امانت ہے، جس کی گردش تمام طبقات میں منصفانہ ہونی چاہیے۔ زکوٰۃ، صدقات، وقف، اور مالی احتساب جیسے اصول معیشت کو اخلاقی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک فلاحی ریاست وہی ہے جو کمزوروں کی کفالت کرے اور دولت کو چند ہاتھوں میں مرکزنہ ہونے دے۔ یہی اصول آج بھی عالمی معاشی نظام کے لیے ایک متبادل مہذب ماڈل پیش کرتے ہیں، خاص طور پر اُس وقت جب دنیا آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی معاشی غلامی میں مبتلا ہے۔

ء میں جب پاکستان بننے کے بعد تعلیمی ادارے مغربی نظریات کے زیر اثر آرہے تھے، مودودیؒ نے نوجوانوں کے ذہنوں میں فکری استقلال کا بیج 1947 کے قیام کی سرپرستی کی تاکہ نئی نسل تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت اور دینی شعور حاصل کرے۔ ان کا پیغام تھا کہ "اسلامی جمعیت طلبہ" بویا۔ انہوں نے

— اسلامی انقلاب بندوق سے نہیں بلکہ قلم، علم، کردار اور استقامت سے برپا ہوتا ہے۔ یہی نظریہ آج کے مسلم نوجوانوں کے لیے بھی راہِ عمل ہے چاہے وہ استنبول کے تعلیمی اداروں میں ہوں یا ٹورانٹو، جکارتہ اور قاہرہ کی یونیورسٹیوں میں۔

سید مودودیؒ کی فکر جنوبی ایشیائی سرحدوں سے آگے بڑھ کر مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں اسلامی تحریکات کی فکری بنیاد بنی۔ ان کے نظریات نے مصر کے کوالا زہر (1927) سید قطب، تیونس کے راشد الغنوشی، اور ترکی کے نجم الدین اربکان جیسے رہنماؤں کو متاثر کیا۔ ان کی کتاب الجہاد فی الاسلام قرآن و سنت کی "آئین" میں 1973ء میں اسلامی سیاسی فکر کا ایک نمایاں علمی ماخذ قرار دیا۔ ان کے افکار نے پاکستان کے 1930 یونیورسٹی نے کے اصول کو نظریاتی جواز فراہم کیا اور اسلامی قانون سازی کے تصور کو فکری بنیاد دی۔ "بالادستی

ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران مودودیؒ کو گرفتار کیا گیا اور انہیں سزائے موت سنائی گئی، جو بعد میں عالمی دباؤ پر معاف کر دی گئی۔ یہ واقعہ ان 1953 انہوں نے ثابت کیا کہ اسلام کی خدمت صرف منبر یا تحریر سے نہیں بلکہ قربانی اور استقامت سے بھی کی جاتی — کی زندگی میں ایک فیصلہ کن موڑ تھا ہے۔ یہی استقامت ان کی تحریک کو اخلاقی طاقت اور عالمی اعتبار بخشنے کا سبب بنی۔

سے زائد تصانیف دنیا کی مختلف زبانوں میں 120 میں ہوا، مگر ان کی فکری وراثت آج بھی زندہ ہے۔ ان کی (امریکہ) میں ان کا انتقال بفسیلو 1980 ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اسلامی تحریکات، جامعات اور فکری مراکز آج بھی ان کے نظریات کو فکری ستون کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ اسلامی احیاء کا راستہ علم، اخلاق، نظم، اور عدل کے بغیر ممکن نہیں۔

سید مودودیؒ کا پیغام آج بھی اُمتِ مسلمہ کے لیے فکری روشنی اور عملی تحریک کا سرچشمہ ہے۔ ان کی فکر ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اگر مسلمان اپنی تاریخ، اپنی شریعت اور اپنے نظریاتی اصولوں سے وابستہ رہیں تو وہ نہ صرف اپنے زوال کو روک سکتے ہیں بلکہ انسانیت کے لیے عدل، اخلاق اور امن پر مبنی ایک نئی بشرطیکہ ہم ایمان، علم، نظم اور استقامت کے — دنیا کی تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہی وہ سوچ ہے جو ہمیں یقین دلاتی ہے کہ اسلامی انقلاب آج بھی ممکن ہے ساتھ اپنے رب کے نظام پر قائم رہیں۔

Reference:

- Maududi, A. A. (1942–1972). *Tafhim al-Quran*. Lahore: Islamic Publications.
<https://www.jamaat.org/tafsir>
- Maududi, A. A. (1938). *Islamic Civilization and Its Principles*. Lahore: Islamic Publications.
<https://www.jamaat.org/books>
- Maududi, A. A. (1948). *Islamic Economic System*. Lahore: Islamic Publications.
<https://www.jamaat.org/economics>
- Faruqi, S. R. (2020). *Abul Aala Maududi and the Making of Modern Islamic Thought*. Karachi: Oxford University Press.
<https://www.oup.com.pk>
- Nasr, S. H. (2001). *Islamic Revival in South Asia*. New York: Oxford University Press.
<https://www.oup.com>

- Al-Azhar University. (1930). *Recognition of Al-Jihad fi'l-Islam as a Scholarly Source*. Cairo.
<https://www.alazhar.edu.eg>
- Esposito, J. L. (1998). *Islamic Political Thought: The Modern Period*. New York: Oxford University Press.
<https://www.oup.com>
- Jamal, A. (2015). *The Legacy of Maududi in Pakistan*. Islamabad: Institute of Policy Studies.
<https://www.ips.org.pk>
- Rahman, F. (1979). *Islam and Modernity: Transformation of Muslim Thought*. London: Routledge.
<https://www.routledge.com>
- Khan, M. A. (2010). *Maududi and the Formation of Islamic Political Ideology*. Lahore: Vanguard.
<https://www.vanguardbooks.com>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

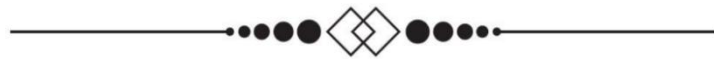
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
